یا حُرؑ

صبحِ عاشور کی تمہید نظر آتا ہے
چہرہءِ حُر ہے کہ خورشید نظر آتا ہے
شہؑ نے اِک حُرؑ کے لئے کرب و بلا کی تیّار
دید کو یوں بھی پسِ دید نظر آتا ہے

خاکِ پائے ماتم گسارانِ حسینؑ مظلوم

میر احمد نویدؔ

اے حُرؑ شبِ حسرت کی سحر ہوگئی آخر
تجھ کو ترے ہونے کی خبر ہوگئی آخر

وہ ایک حُرؑ ہے کہ جس نے گزر کے خود پر سے
ہر ایک حُرؑ کے لئے راستا بنا دیا ہے

خُلدِ بریں عمل میں نہیں نیّتوں میں ہے
حُرؑ نے سمجھ لئے تھے اشارے حسینؑ کے

اُسے سمجھنے کو درکار ہے نیابتِ حُرؑ
جو بات ہم سے شہہِ مشرقین کر رہے ہیں

کربلا ہوگئی تیار

کربلا ہوگئی تیار کوئی ہے تو چلے
مرضیِ رب کا خریدار کوئی ہے تو چلے

پھینک کر اپنی سپر کھول کے سب بندِ زرہ
توڑ کر زانو پہ تلوار کوئی ہے تو چلے

ہے کوئی شہہ کے گلے کی جگہ رکھے جو گلا
ہے رواں خنجرِ خوانخوار کوئی ہے تو چلے

شہہ پہ چلتے ہوئے تیروں کو بدن پر کھانے
روکنے حلق پہ تلوار کوئی ہے تو چلے

ہے وہی بیعت و سر پیچ صدائے انکار
ہے کوئی صاحبِ انکار کوئی ہے تو چلے

Presented By: ShianeAli.com

عَصر کا ڈوبتا سورج یہ صدا دیتا ہے روز
منتظر ہیں شہہ ابرار کوئی ہے تو چلے

فجر ہو، ظہر ہو، یا عصر ہو، مغرب کہ عشاء
استغاثہ ہے لگاتار کوئی ہے تو چلے

روند کر حرص و ہوا جاہ و حشم منصب و مال
پیروِ حرِ جگردار کوئی ہے تو چلے

جھلملا کر جو ہوا صبح کا تارا خاموش
حرؑ نے مڑ کر کہا اک بار کوئی ہے تو چلے

رات بھر حُرؑ کی صدا آتی ہے کانوں میں نویدؔ
شب عاشور کا بیدار کوئی ہے تو چلے

سحر نہیں ہوتی

جو حرؑ نہ آتے تو اُس شب سحر نہیں ہوتی
کوئی بھی ہوتی یہ صُورت مگر نہیں ہوتی

بس ایک حرؑ نے دھڑکنا سکھا دیا ورنہ
کسی کو پہلو میں دل کی خبر نہیں ہوتی

جو کربلا کے افق پر نہ آتا خاورِ حرؑ
تو شب ٹھہر گئی ہوتی بسر نہیں ہوتی

نبیؐ حریص'' علیکم ہیں کب سمجھتے ہم
جو حرؑ پہ شہہؑ کے کرم کی نظر نہیں ہوتی

شب گناہ کے جاگے کو کیسے نیند آتی
جو حرؑ پہ اک نگہہِ درگزر نہیں ہوتی

Presented By: ShianeAli.com

برائے حرؑ جو نہ مہلت خدا سے مانگتے شاہ
زمین محورِ اجسام پر نہیں ہوتی

قسم خدا کی اگر ایک حُر نہ رکھتے لاج
بشر کی شکل میں شکل بشر نہیں ہوتی

جو زخم سینے کا میرے نہ کھاتا سینۂ حرؑ
کوئی دُعا بھی مری چارہ گر نہیں ہوتی

کہاں پہ رکھتا کہو حرؑ کو عمر بھر کا عمل
جو لمحے بھر کی یہ نیت اگر نہیں ہوتی

نویدِ حرؑ میں سمٹ کر یہ ساری کرب و بلا
زیادہ حرؑ سے تو اب مختصر نہیں ہوتی

Presented By: ShianeAli.com

رُخِ نو بہار ہے حرؑ کا

خودی کے زخم سے سینہ فگار ہے حُر کا
خدائے درد کوئی راز دار ہے حُر کا ؟

چراغ چھوڑ رہی ہے اِدھر چراغ کی لو
اُدھر فلک پہ ہے جھل مل ستارۂ سحری
شب سیہ سے نمودار ہو رہی ہے سحر
خبر سے مل کے گلے رو رہی ہے بے خبری
روانہ جانب شہہ راہوار ہے حُر کا

ہوا کے دوش پہ حُر آ رہے ہیں سوئے حسینؑ
ابھر رہا ہے اُدھر آفتابِ عاشورہ
سحر ہوئی کہ ہُوا حُر کا انتظار تمام
لُٹا رہا ہے جو زر آفتابِ عاشورہ
شفق ہے یہ کہ رُخِ نو بہار ہے حُر کا

Presented By: ShianeAli.com

حر آ گئے سوئے شہ بن کے صبحِ مہلتِ شب
جو ایک حُر کا خلا تھا ہوا وہ حُر سے ہی پُر
نہیں ہے کرب و بلا جیسے بعدِ کرب و بلا
ہیں حُر سے پہلے بھی حُر اور حُر کے بعد بھی حُر
اَحد کی طرح عدد میں شمار ہے حُر کا

گئے تھے ڈھونڈنے خود کو تہہِ تحیّرِ ذات
جو ابھرے اپنی خبر ساتھ لے کے آئے ہیں
کٹی ہے رات تو سورج تراشنے میں کٹی
اب آئے ہیں تو سحر ساتھ لے کے آئے ہیں
خدا ہی جانے کے کیا اختیار ہے حُر کا

ہے کون مرکز و محور بہ نامِ فتح و شکست
اے کربلا ترا دارو مدار کس پر ہے
سلام بھیجا ہے زینبؑ نے کس آمد پر
یہ کس کے خون سے رومالِ فاطمہؑ تر ہے
خدا گواہ خدا سوگوار ہے حُر کا

Presented By: ShianeAli.com

میں کون ہوں جو بتاؤں تمہیں کہ کون ہے وہ
سکوتِ خیمۂ شہہ کا دیا ہے کون ہے حرؑ
رکوع ہے کہ ہے سجدہ قیام ہے کہ دوام
کہ جانے حاصل کرب و بلا ہے کون ہے حُر
اُسی سے پوچھو جسے انتظار ہے حُر کا

عمل کی گٹھڑی وہیں رکھ دی حُر نے ہاتھوں سے
جس ایک لمحے میں نیّت نے گھر کیا دل میں
جس ایک لمحے نے یکسر بدل دیا حُر کو
جس ایک لمحے شفاعت نے در کیا دل میں
جس ایک لمحے پہ دار و مدار ہے حُر کا

میں لڑ رہا ہوں جو حرص و ہوا کے لشکر سے
قسم ہے حُر کی اکیلا مگر نہیں ہوں میں
ہر ایک ضرب پہ حاصل ہے مجھ کو حُر کی مدد
اُدھر بھی چھایا ہوا ہوں جدھر نہیں ہُوں میں
کہ ہوں پناہ میں جس کی حصار ہے حر کا

Presented By: ShianeAli.com

حوالے حُر کے کر انگشتِ حرف بین وجود
کہ جو بنا دے تجھے حرف سے کتاب نویدؔ
عطا کرے جو تجھے نفسِ مطمئن کا سراغ
نگاہِ حُر سے طلب کر وہ اضطراب نویدؔ
نمودِ شعلہ ہے جس میں شرار ہے حُر کا

Presented By: ShianeAli.com

نوحہ

اے خدا کیا راز تھا کیوں بُت بَنا دیکھا کیا
کس لئے زینبؑ کو ہوتے بے ردا دیکھا کیا

بازوئے زینبؑ رَسن میں پُشت پر جکڑے ہوئے
میرے منہ میں خاک ہائے تو یہ کیا دیکھا کیا

اس میں کیا حکمت تھی تیری بول اے ربّ رحیم
تیر کی زد پر جو ننھا سا گلا دیکھا کیا

ماورائے عقل ہے جو مصلحت کیا تھی تری
سینۂ اکبرؑ میں کیوں نیزہ گڑا دیکھا کیا

لاشۂ شبیرؑ روندا جارہا تھا جس گھڑی
اس گھڑی زینبؑ کو تو دیتے صدا دیکھا کیا

Presented By: ShianeAli.com

خاک پر پیاسا تڑپتا تھا وہ نفسِ مطمئن
اور تو بیٹھا تماشائے رضا دیکھا کیا

دو خدا ہوتے تو میں مان لیتا بے دھڑک
اک خداکو زیرِ خنجر اک خدا دیکھا کیا

میں یہ کیسے مان لوں رہتا ہے جس شہہ رگ میں تو
تو اسی شہہ رگ سے خوں بہتا ہوا دیکھا کیا

کیا ستم ہے یہ بہا جس پر مسیحا کا لہو
ہائے تو اُس خاک میں رنگِ شفا دیکھا کیا

جس فنا نے نذرِ آتش کردیا زہراؑ کا گھر
اُس فنا میں ہائے تو اپنی بقا دیکھا کیا

رکھ کے جس دامن میں سر شبیرؑ کو آتا تھا چین
ہائے اُس دامن کو تو جلتا ہوا دیکھا کیا

دیکھ کر شامِ غریباں کا اندھیرا اے خدا
کچھ نہ دیکھا بس میں تیرا دیکھنا دیکھا کیا

ضعفِ گریہ نے مری بینائی لے لی اے نویدؔ!
اور اک تیرا خدا جو کربلا دیکھا کیا

Presented By: ShianeAli.com

جوابِ نوحہ

مرا نوحہ بھی سُن اپنا تو نوحہ کر لیا تو نے
تجھے معلوم کیا غفلت کے مارے کیا کیا تو نے

بتا شبیرؑ میں اور مجھ میں تو نے کیا دوئی دیکھی
تری غفلت جو رکھا درمیاں یہ فاصلہ تو نے

جو ''میں'' میں ''تو'' کو کر دو جمع ہو گا اس کا حاصل ''میں''
وہ ہے ''میں'' اور میں ہوں وہ ابھی سمجھا ہے کیا تو نے

میں ہوں کعبہ تو وہ قبلہ، عبادت میں تو وہ سجدہ
اسے مجھ سے مجھے اُس سے کیا کیسے جدا تو نے

وہ میں ہی تھا صدا دیتا تھا جو حلق بُریدہ سے
تہہِ خنجر تھا میرا استغاثہ جو سُنا تو نے

Presented By: ShianeAli.com

یہ کیا لبیک کہہ کر ہاتھ خود ہی رکھ لیا سَر پر
بتا کب اپنے سَر کو ہاتھ پر اپنے رکھا تو نے

نہ رکھا قاتل و مقتول میں کچھ فرق تو نے کیوں
مَرا حِرص و ہوا پر بھی مِرا غم بھی کیا تو نے

تو خود کو کیسے ڈھونڈے گا تو مجھ کو کیسے پائے گا
کہ نفس اندر تو خواہش کا اندھیرا بھر لیا تو نے

Presented By: ShianeAli.com

تجھے دینے کو غم میں نے رکھا تھا سرِ تہہِ خنجر
مرے غم کی بھی نعمت میں نہ ڈھونڈا تزکیۂ تو نے

تری حالت پہ وقتِ عصر میں کیا کیا نہ خوں اُگلا
مری غربت پہ رو رو کر لیا کیسا مزا تو نے

کب اِن تیروں کا غم ہے درد اِن زخموں کا ہے مجھ کو
نہ کر کے آپ کی اصلاح جو زخمی کیا تو نے

(نامکمل)

Presented By: ShianeAli.com